بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۰	پنجم ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش	۲۱ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ	پنجم جولائی ۱۹۴۲ء	نمبر ۱۵۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر جو سیالکوٹ خدام الاحمدیہ کی کانفرنس میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو حبس البول کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ

ریاستوں میں مسلمانوں کے مذہبی امور پر ناروا پابندیاں

حیدرآباد دکن ایسی ریاست میں جو ہندوستان میں سب سے بڑی ریاست ہے۔ انتظامی رنگ میں آریوں پر بعض پابندیاں عائد کی گئیں اور [ان] کی خلاف امن سرگرمیوں کو روکنے کی کوشش کی گئیں۔ تو ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہندوؤں نے طوفان برپا کر دیا۔ ملک کے ہر حصہ سے جتھے جانے شروع ہو گئے۔ ہر عقیدہ۔ اور ہر [فرقہ] کے نہ صرف عام ہندوؤں نے بلکہ بڑے بڑے لیڈروں نے بھی اس میں حصہ لیا۔ ہر قسم کی امداد دی۔ اور اس وقت تک قدم پیچھے نہ ہٹایا۔ جب تک حیدرآباد نے آریوں کے مقبول ان کے سب مطالبات پورے نہ کر دیئے۔

اس کے مقابلہ میں کئی ایک ہندو ریاستوں میں مسلمانوں کے مذہبی فرائض پر نہایت ہی ناگوار اور قطعاً ناقابل برداشت پابندیاں عائد [ہیں]۔ اور ان کا بہت بُری طرح مسلمان خمیازہ [بھگت ر]ہے ہیں۔ اور عرصہ دراز سے بھگت [رہے] ہیں۔ مگر ان کے ازالہ کے لئے نہ کبھی ان کی طرف سے کوئی مؤثر اور منظم جدوجہد ہوئی ہے۔ اور نہ کوئی نتیجہ برآمد ہوا۔ ان حالات میں ان ریاستوں کی مسلمان رعایا دنیوی لحاظ سے تو غربت اور فلاکت کا شکار ہے ہی۔ مذہبی لحاظ سے نہایت ہی کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ ایسی غیر مسلم ریاستیں موجود ہیں۔ جہاں مسلمانوں کو مذہبی جلسہ کرنے کا بھی اس وقت تک اختیار نہیں جب تک حکام سے اجازت نہ حاصل کر لیں۔ بعض ریاستوں میں عیسائیوں اور آریوں کو کھلی اجازت ہے۔ کہ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے جو چاہیں کریں۔ لیکن مسلمانوں کو یہ اجازت نہیں۔ کہ کسی غیر مسلم کو تبلیغ اسلام کر سکیں۔ پھر آریوں اور عیسائیوں کو تو اجازت ہے۔ کہ جس مسلمان کو چاہیں۔ اپنے مذہب میں داخل کر لیں۔ لیکن اگر کوئی غیر مسلم مسلمان ہونا چاہے۔ تو اسے اس کے لئے اجازت حاصل کرنی پڑتی ہے۔ اور اجازت دینے والے اسے ایسے چکر میں ڈالتے ہیں۔ کہ کوئی بڑے ہی پختہ عزم و ارادہ کا انسان ہی سلامت نکل آئے۔ تو نکل آئے۔ ورنہ اکثر اسی میں پس کر رہ جاتے ہیں۔ پھر جو شخص ہر قسم کی ترغیب اور تخویف کو برداشت کرتا ہوا اس چکر سے نکل آئے۔ اور اسلام قبول کر لے۔ اس کے لئے یہ قانون موجود ہے کہ اسے آبائی وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ ننگ دھڑنگ ہو کر در در کی ٹھوکریں کھاتا پھرے۔ اور اسلام ترک کرنے پر مجبور ہو جائے پھر کئی ایک ریاستوں میں حکام ریاست مسلمان مبلغین کو تنگ کرنے۔ اور ان کے راستہ میں روڑے اٹکانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

تبلیغ اسلام کے رستہ میں اس قسم کی رکاوٹیں ہونے کے علاوہ مسلمانوں کو مذہبی تعلیم کے حصول میں بھی بہت دشواریاں حائل ہیں۔ پھر خوراک پر بھی پابندیاں عائد ہیں۔ لحم البقر کا استعمال تو بہت بڑا جرم ہے ہی۔ دوسرے جانوروں کے گوشت کے حصول میں بھی کئی روکاوٹیں موجود ہیں غرض ہندو ریاستوں میں مسلمانوں کے مذہبی امور پر نہایت ناروا پابندیاں عائد ہیں۔ مگر مسلمانوں کو کبھی ان کے دور کرانے کا خیال نہیں آیا۔ اور اگر کبھی آیا تو کسی جلسہ کی قرارداد کی شکل میں منتقل ہو کر پھر گم ہو گیا۔

حال ہی میں ریاست جموں کے ایک مقام کے متعلق اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ وہاں ایک جلسہ میں یہ قرارداد پاس کی گئی ہے۔ کہ "مسلمان ہونے کی صورت میں ضبطی جائداد کا جو قانون ریاست نے بنایا ہوا ہے۔ اسے منسوخ کیا جائے"۔ مگر کیا ایسی قراردادیں پہلے بیسیوں دفعہ پاس نہیں کی جا چکیں۔ پھر اس نئی قرارداد کی کیا ضرورت تھی۔ اور اس سے کیا تغیر رونما ہو جائے گا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جو بات قوت عمل اور عزم کامل سے تہی ہو۔ جس کا مطالبہ کرنے والے قربانی اور ایثار کے جذبات سے عاری ہوں۔ جو صرف باتیں بنانا جانتے ہوں جو اتفاق و اتحاد کے نام تک سے ناواقف ہوں۔ ان کی باتیں ہمیشہ رائگاں جاتی ہیں۔ افسوس مسلمانوں میں نہ صرف یہ سب باتیں پائی جاتی ہیں۔ بلکہ انہیں اتنا بھی گوارا نہیں۔ کہ ریاستی مسلمانوں کے سُود و بہبود کے لئے کوئی اور جدوجہد کرے۔ اگر ایسا کیا جائے۔ تو وہ اپنی تمام طاقت اور کوشش اس کے خلاف صرف کر دیں گے۔ اور اس وقت تک چین نہ لیں گے جب تک سارا کیا کرایا برباد نہ کر دیا۔

اس سلسلہ میں ریاست جموں و کشمیر کی مثال ہی ہمارے سامنے ہے۔ وہاں کے مسلمانوں کی عبرت ناک حالت کی اصلاح اور ان پر عائد شدہ بے جا پابندیوں کو دور کرانے کے لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں جب کام شروع کیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں کئی ایک باتیں منظور کرا لیں۔ اور مزید کی منظوری کی توقع پیدا ہو گئی۔ تو مسلمانوں کے راہ نما کہلانے والے کچھ لوگوں نے روڑا اٹکا دیا۔ اور کشمیر کمیٹی کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ مگر اسی وقت اس کا خاتمہ ہو گیا۔ اور پھر اس کا کہیں نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔

غرض ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ مسلمان متحدہ طور پر ریاستی مسلمانوں کی مشکلات دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور آئینی طور پر اس جدوجہد کو اس وقت تک جاری رکھیں۔ جب تک کامیابی نہ حاصل ہو جائے۔ ورنہ جلسے کر کے تقریریں کر لینے یا قرارداد پاس کر لینے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آستانہ احمد علیہ السلام

دیا ہے جس نے زمانے کو درسِ بیداری
جسے خدا نے بنایا ہے رہبرِ اقوام
اس آستاں پہ جھکائیں گے بادشاہ بھی سر
خزاں کے دَور سے پامال ہو چکا تھا جو

زمانہ اس کی حقیقت سے آشنا ہی نہیں
وہ روشناس ابھی اقوام سے ہوا ہی نہیں
دوائے درد کے طالب فقط گدا ہی نہیں
شجر وُہ آج ثمرور بھی ہے ہرا ہی نہیں

چمن کا حال سناتے ہیں آج ہم ناہید
کہ ہم نے آنکھ سے دیکھا بھی ہے سنا ہی نہیں

عبد الرحمن نجم

۳۱ جولائی کو ضرور یاد رکھیں

کیونکہ اس تاریخ تک تحریک جدید سال ہشتم کا جو مجاہد اپنا وعدہ مرکز میں داخل کرے گا۔ وہ السابقون الاولون کے دوسرے دور میں شامل ہو جائے گا۔ پس آپ خوب یاد رکھیں۔ اور آج سے ہی اس کے لئے ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ آپ کا چندہ ۳۱ جولائی تک مرکز میں داخل ہو جائے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ایئرگراف کے ذریعہ تعزیت نامہ

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن نے حسب ذیل تعزیت نامہ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے کی خدمت میں ان کے والد ماجد کی وفات کی خبر پڑھ کر ایئرگراف کے ذریعہ بھیجا ہے۔ خطوط رسانی کا یہ طریق حال میں جاری ہوا ہے۔ اس میں خط کا فوٹو مکتوب الیہ کو پہونچایا جاتا ہے۔ خط حسب ذیل ہے

مکرمی و مخدومی جناب چودھری فتح محمد سیال صاحب اطال اللہ بقائکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل اخبار الفضل کے پرچے ملے۔ ان میں آپ کے والد ماجد جناب چودھری نظام الدین صاحب مرحوم و مغفور کی وفات کی خبر پڑھ کر سخت افسوس ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون اللہ تعالےٰ مرحوم مغفور کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے آمین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس صحابہ کے گروہ کا ایک اور فرد ہم سے جدا ہو گیا۔ ہاں آسمان روحانیت کا ایک اور درخشندہ ستارہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا اور دنیا ان برکات سے جو ان کے وجود کے ساتھ وابستہ تھیں محروم ہو گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تاثیرات قدسیہ سے تیار ہوئے۔ اور آپ کی صحبت میں رہے۔ وہ اپنے ساتھ ایک خاص نور رکھتے ہیں۔ ان کی گفتگو میں اگرچہ سادہ الفاظ میں ہوتی ہیں۔ لیکن اپنے اندر ایک خاص تاثیر رکھتی ہیں۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے مقدس مسیح کو دیکھا۔ اور مبارک ہیں وُہ بھی جنہوں نے حضرت اقدس کے دیکھنے والوں کو دیکھا۔ اور ان کی صحبت میں رہے۔ یہ لوگ ہیں جو اپنی زندگی میں بھی خوش اور اپنی موت کے وقت بھی خوش۔ اور شیخ سعدیؒ کے شعر کے مصداق

عروسی بود نوبت ماتمت ✣ اگر بر نکوئی بود خاتمت

میں شام جانے سے پہلے ایک دفعہ قصور گیا تھا۔ اور وہاں دو تین روز ٹھہرا تھا۔ چودھری صاحب مرحوم و مغفور دو دفعہ مجھے ملنے کے لئے آئے اور گھنٹوں تک گفتگو کرتے رہے۔ اپنے احمدی ہونے کا واقعہ اور آپ کی تربیت اور تعلیم وغیرہ کے متعلق بھی بیان کیا۔ مجھے اب تک ان کی باتیں کرنا یاد ہے۔ قادیان میں بھی ان سے ملاقات ہو جایا کرتی تھی۔ اللہ تعالےٰ اس حادثہ میں تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما کر باعث اجر عظیم بنائے۔ آمین۔ اپنی دعاؤں میں عاجز کو یاد رکھیں ممنون ہونگا۔

والسلام۔ خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا

"اے عزیزو تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو۔ اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکے۔ اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو۔ اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو۔ کہ خدا تعالےٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ۔ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے در پے ہے۔ تم پر قابو نہیں پائے گا۔ ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں۔ اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرو گے۔ اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گزریں گے۔ خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے۔ جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ سو خدا کی طرف آجاؤ۔ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو۔ اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو۔ اور اس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو۔ اور آسمانی قہر سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے" (کشتی نوح)

صوبیدار خوشحال خان صاحب شہید کے قتل کے خلاف قرار دادیں

(۵)

جماعت احمدیہ اوجلہ متصل گوردا سپور صوبیدار خوشحال خان صاحب افغان صوبہ سرحد کے محض احمدی ہونے کی وجہ سے ظالمانہ قتل پر دلی رنج والم کا اظہار کرتی ہے۔ اور ذمہ دار افسروں سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ تحقیقات کر کے ظالم قاتل کو کیفر کردار تک پہونچائیں۔ خاکسار عبد الرحیم اوجلہ

(۶)

۱۲ جون کو جماعت احمدیہ کوئٹہ کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا جس میں صاحب صدر نے صوبیدار خوشحال خان صاحب کے حسرتناک قتل پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مندرجہ ذیل ریزولیشنز متفقہ طور پر پاس ہوئے

(۱) جماعت احمدیہ کوئٹہ اپنے نہایت ہی مخلص اور ... بھائی صوبیدار خوشحال خان صاحب کے بے رحمانہ اور سفاکانہ قتل پر انتہائی رنج وغصہ کا اظہار کرتی ہے۔ اور حکومت صوبہ سرحد سے درخواست کرتی ہے۔ کہ جلد از جلد اس معاملہ کی تحقیق کر کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اور ان کو ایسی سزا دی جائے جو دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو۔ تا آئندہ اس قسم کے واقعات ظہور پذیر نہ ہوں۔

(۲) اس ریزولیشن کی ایک نقل گورنر صاحب صوبہ سرحد اور ایک اخبار الفضل کو بھیجی جائے

ایم۔اے طارق قریشی از کوئٹہ

(۷)

جماعت احمدیہ سیدوالا کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت امیر جماعت احمدیہ مسجد احمدیہ میں ۱۶ جون منعقد ہوا اور متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کی گئی

یہ اجلاس صوبیدار خوشحال خانصاحب کی وفات حسرت آیات پر نہایت غم وغصہ کا اظہار کرتا ہے اور انکے عزیزوں رشتہ داروں سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور گورنر صاحب صوبہ سرحد سے پُر زور التجا کرتا ہے کہ ظالم کو کیفر دار تک پہنچایا جائے جس نے ایسا نہایت ظالمانہ اور وحشیانہ فعل کیا ہے۔ اور مرحوم کے پسماندگان کی پوری پوری امداد کی جاسکے۔ (احقر محمد ابراہیم)

(۸)

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا جنرل اجلاس جو ۱۶ جون منعقد ہوا اپنے محترم بھائی جناب صوبیدار خوشحال خانصاحب پنشنر ساکن موضع ... تحصیل صوابی ضلع مردان صوبہ سرحد کے سفاکانہ قتل پر نہایت ہی رنج اور دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اور صوبہ سرحد کی گورنمنٹ سے اس حادثہ جانکاہ کے متعلق فوری کاروائی کرنے کی درخواست کرتا ہے جس سے قاتلان شہید کو عبرتناک سزائیں دیکر آئندہ کے لئے ایسے واقعات کا سدباب کیا جاسکے۔

یہ اجلاس پسماندگان شہید مرحوم سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے قرار پایا کہ مندرجہ بالا قراردادوں کی نقل بخدمت اقدس سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ۔ پسماندگان شہید

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان

آریہ سماج قادیان کا جلسہ

حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کا کوئی برگزیدہ انسان دنیا میں مبعوث ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے۔ کہ میں اپنے اس بندے سے محبت کرتا ہوں۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ اور اس کی شہرت۔ اور قبولیت کو دنیا میں پھیلاؤ ثم یوضع لہ القبول فی الارض۔ پھر اس منشائے الٰہی کے ماتحت اس مامورِ الٰہی کی قبولیت دنیا میں عام ہو جاتی ہے۔ اور لوگوں کا میلان اس کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے (صحیح بخاری) یہ قبولیت اور رحجان خلائق اپنوں کی طرف سے بھی ہوتا ہے۔ اور غیروں کی طرف سے بھی۔ کیونکہ جہاں ایک طرف اس کے ماننے والوں اور عقیدت کیشوں کی تعداد میں روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے وہاں اعداء و معاندین کی مخالفت بھی زیادہ بڑھ کر اس کی شہرت کا موجب بن جاتی ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ جس قدر کسی صداقت کی مخالفت ہوگی۔ اتنی ہی اس میں ترقی زیادہ ہوگی۔ قرآن مجید نے بھی اس اصل کو بایں الفاظ بیان فرمایا کہ یاحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون دنیا میں ایک رسول اور نبی بھی تو ایسا نہیں گزرا۔ جس کی لوگوں نے مخالفت نہ کی ہو لیکن اس مخالفت کا نتیجہ کیا ہوتا ہے یہی کہ الٰہی تحریک اپنے مقصد اور مدعا میں کامیاب ہو جاتی ہے۔

موجودہ زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک نبی اور مامور کو اصلاحِ خلق کے لئے مبعوث کیا۔ قادیان جیسی گمنام اور الگ تھلگ بستی سے خدا کا برگزیدہ مسیح اٹھا۔ اور اس نے مذہبی دنیا میں ایک ہیجان اور تلاطم برپا کر دیا۔ دوسری معاندینِ اسلام اور احمدیت بھی آپ کے خلاف متحد ہو کر صف آرا ہو گئے۔ اور انہوں نے مخالفت کا کوئی پہلو نہ چھوڑتے ہوئے اس امر کی پوری پوری کوشش کی۔ کہ آپ کو اور آپ کی تحریک کو مٹا دیا جائے۔ کچل کر رکھ دیا جائے۔ لیکن الٰہی قانون اور دستور کے ماتحت جس قدر مخالفت کا سیلاب زیادہ بڑھتا گیا۔ اتنی ہی ترقی اور کامیابی کی رفتار بھی تیز ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ آج آپ کی جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اکنافِ عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور کوئی ملک ایسا نہیں جہاں پر آپ کے ماننے والے موجود نہیں ہیں۔ اور وہ قادیان کی بستی جسے بیرونی لوگ جانتے بھی نہ تھے۔ اور جسے کسی لحاظ سے کوئی اہمیت اور وقعت حاصل نہ تھی۔ آج اس کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔ ایسی عظیم الشان شہرت کہ معاندین اور مخالفین بھی یہاں پر اپنے جلسے منعقد کرنا فخر کا موجب سمجھتے ہیں۔ شیعہ یہاں آ کر جلسے کرتے ہیں۔ حالانکہ قادیان میں ایک گھر بھی شیعہ کہلانے والوں کا نہیں ہے۔ آریہ سماج باوجود اپنی قلت تعداد کے اس بات کی خواہشمند نظر آتی ہے کہ کسی طرح کوشش کر کے قادیان میں جلسہ منعقد کیا جائے۔ اسی طرح دوسری جماعتیں بھی اس بات کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔ کہ قادیان میں اپنا جلسہ منعقد کریں۔

قادیان کی اس اہمیت پر اگر تدبر اور غور سے کام لیا جائے۔ تو ایک حق شناس نگاہ کو اس میں صداقت کی نمایاں جھلک نظر آئے گی۔ یہ توجہ اور یہ کشش کیوں ہے صرف اور صرف بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت وجود کی وجہ سے۔ اور غیر قوموں کی یہ کشش اور توجہ یقیناً آپ کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔

انہی ایام میں قادیان میں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ہوا ہے۔ ۲۷۔ جون کی رات کو لالہ خوشحال چند صاحب خورسند مالک اخبار "ملاپ" کی تقریر تھی۔ اس تقریر میں آپ نے اس بات کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ کہ پنڈت لیکھرام کی موت ایک شہادت ہے اور آریہ سماج کے لئے یہ ایک نمونہ اور قربانی تھی۔ جس کی یادگار قادیان میں قائم ہونی چاہیئے۔ کچھ نوجوان اس امر کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہاں کی ساری سماج کو ان کی امداد کر کے اس کام کو بہت جلد کرنا چاہیئے۔ آپ سے پہلے لیکچرار صاحب نے بھی اسی بات پر بہت زور دیا۔ کہ پنڈت لیکھرام کی ایک یادگار قادیان میں قائم ہونی چاہیئے۔ اس ضمن میں خورسند صاحب نے اس بات کو بڑے زور کے ساتھ بیان کیا۔ کہ پنڈت لیکھرام کی موت چونکہ ایک شہادت کا رنگ رکھتی ہے۔ اس لئے وہ موت نہیں بلکہ زندگی ہے۔ اور جو لوگ ان کی موت کا موجب بنے۔ وہ کبھی دنیا میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمیشہ ناکام رہیں گے۔

علاوہ ازیں ان دونوں تقریروں میں استہزاء اور طعن و تشنیع کا طریق بھی اختیار کیا گیا۔ جس سے یہ بات نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے۔ کہ آریہ سماج کے بڑے بڑے لیڈر اور پنڈت بھی اپنی تقریروں میں متانت اور سنجیدگی سے کام نہیں لے سکتے۔ چنانچہ خورسند صاحب نے اپنی تقریر میں منارۃ المسیح اور بہشتی مقبرہ پر استہزاء کیا۔ آپ نے جنگ کے پُرخطر ایام میں مالدار لوگوں کو یہ توجہ دلائی کہ وہ اپنی مال و دولت اور مکانوں اور جاگیروں کی حفاظت کہاں کریں گے۔ بہتر ہے کہ وہ اسی وقت سماج کو دان یعنی چندہ دے دیں اس تعلق میں آپ نے کہا۔ کہ جنگ میں یہ منارہ کہاں چھپاؤ گے۔ اور یہ قبرستان کہاں رکھو گے۔ اسی طرح دوسرے لیکچرار صاحب نے مسلمانوں کے متعلق کہا۔ کہ یہ عرب کو بہت یاد کرتے ہیں۔ یہ وہاں تشریف لے جائیں لیکن یاد رکھیں ریگستان میں بھوکے پیاسے مر جائیں گے۔ بہرحال ان کی یہ طعن و تشنیع اور استہزاء کی عادت چونکہ وراثت کا رنگ رکھتی ہے۔ اس لئے اسے نظر انداز کرتے ہوئے میں بعض دوسرے امور کا ذکر کرتا ہوں۔

اس جلسہ میں پنڈت لیکھرام کی یادگار قائم کرنے پر جو زور دیا گیا ہے۔ یہ امر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو روشن کرنے والا ہے۔ کیونکہ جب کسی شخص کی کوئی یادگار قائم ہوگی۔ تو قدرتی طور پر اس کے حالات بھی لوگوں کے سامنے آئیں گے اور اس یادگار کی وجہ بھی لوگ دریافت کریں گے اور اس یادگار کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہر زمانہ میں آنے والے غیر مسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی سے مطلع ہو کر آپ کی صداقت معلوم کر سکیں گے۔ کہ کس طرح ایک انسان نے چھ سال قبل خدا تعالےٰ سے علم حاصل کر کے ایک پیشگوئی کی اور پیشگوئی بھی ایسی واضح کہ اس کی ساری تفصیل اور کیفیت سے آگاہ کر دیا۔ زمانہ اور عرصہ بتا دیا۔ تاریخ بتا دی۔ دن بتا دیا واقعہ کی مفصل کیفیت تک سے آگاہ کر دیا اور پھر یہ واقعہ چھ سال کے بعد مقررہ وقت پر ہو بہو اسی طرح وقوع پذیر ہوا جس طرح کہ پیشگوئی میں بتایا گیا تھا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی کتنی زبردست دلیل ہے۔ کیا کوئی انسان اتنی زبردست غیب کی خبر خود بخود بتلا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس یہ پیشگوئی ایسی زبردست اور واضح اور نمایاں ہے۔ کہ اس کی جس قدر شہرت ہوگی۔ جتنی یادگاریں قائم ہوں گی۔ اسی قدر اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور سچائی چمکے گی۔ آپ اس امر کا خود بھی اپنی ایک کتاب میں ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ لیکھرام کی قوم نے "اس مقتول کی ہمدردی کے لئے بڑے بڑے جلسے کئے۔ اور تجویزیں قرار پائیں۔ کہ سال بسال اس کے ماتم کا ایک دن مقرر کیا جائے۔ تا یہ واقعہ ہمارے دلوں سے بھولنے نہ پائے۔ اور نظموں اور نثروں میں مرثیے اور بین لکھے اور ملک میں شائع کئے۔ اور خدا نے یہ سب کچھ اس لئے ہونے دیا تا پیشگوئی کی عظمت دلوں میں پھیل جائے۔ کیونکہ جس قدر مقتول کو عظمت دی جائے درحقیقت وہ پیشگوئی کی عظمت ہے۔ .... پس خدا نے چاہا کہ لیکھرام کو اس کی قوم بہت کچھ عظمت دیوے۔ تا اس عظمت سے پیشگوئی کی عظمت ثابت ہو۔ اور نیز آریوں کے دل میں ڈال دیا کہ انہوں نے ہمیشہ کے لئے اس کی یادگاریں قائم کیں۔"

(نزول المسیح صفحہ ۱۸۳)

خاکسار۔ ملک محمد عبد اللہ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خاتم النبیین کے معنی اور غیر مبایعین کا انعامی چیلنج

کیا وہ اب بھی فیصلہ کے لئے تیار ہیں؟

غیر مبایع مبلغ مولوی اختر حسین صاحب گیلانی نے غیر مبایعین کے سالانہ جلسہ میں کہا "میں اپنی ذمہ واری پر یہ چیلنج کرتا ہوں اور پانچ سو روپیہ انعام رکھتا ہوں۔ اس شخص کے لئے جو آج سے پہلے اسلامی لٹریچر کی کسی کتاب میں سے یہ پیش کرے۔ کہ خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کی زینت یا نبیوں میں افضل" (پیغام صلح ۸ جنوری ۱۹۴۲ء) میں نے اس چیلنج کو الفضل میں نقل کر کے لکھا۔ "اللہ تعالےٰ کے فضل سے میں اس چیلنج کو منظور کرتا ہوں۔ اور آج سے پہلے کے اسلامی لٹریچر سے یہ پیش کروں گا۔ کہ خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی زینت یا نبیوں میں افضل ہیں۔ مولوی اختر حسین صاحب کا فرض ہے، کہ وہ انعامی رقم پانچ صد روپیہ کا باضابطہ انتظام کر کے جلد تر آگاہ کریں۔ کہ اس کی ادائیگی کی تسلی بخش صورت کیا ہو گی"

(الفضل ۱۳ جنوری ۱۹۴۲ء)

اس کے بعد مولوی اختر حسین صاحب نے مندرجہ بالا چیلنج کو تبدیل کر دیا۔ اور "آج سے پہلے اسلامی لٹریچر کی کسی کتاب" کی بجائے مطالبہ کو "حدیث" میں محصور کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے لکھا "میرا یہ چیلنج ہے۔ کہ وہ (افراد جماعت احمدیہ) صرف ایک حدیث نبوی ایسی پیش کر دیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ یعنی میں نبیوں کی مہر یا انگوٹھی یا زینت یا تصدیق کرنیوالا ہوں۔ یا خاتم النبیین ہوں یعنی افضل النبیین ہوں۔ ایسی ایک حدیث پیش کرنے پر خواہ وہ ادنےٰ پایہ کی ہی ہو۔ میں مبلغ پانصد روپیہ ان کی خدمت میں پیش کروں گا"

(پیغام صلح ۱۷ جنوری)

مولوی اختر حسین صاحب نے سابقہ چیلنج میں ترمیم کر دی۔ اور سمجھنے والے سمجھتے تھے کہ یہ کیوں کیا جا رہا ہے۔ لیکن انعامی رقم کی ادائیگی کے لئے ہنوز کوئی تسلی بخش طریق نہ بتلایا۔ جس کا میں نے مطالبہ کیا تھا۔ تاہم میں نے ان کے ترمیم شدہ چیلنج کو بھی منظور کر لیا۔ اور اعلان کیا۔ کہ ہم اپنے معنی کا ثبوت احادیث نبویہ سے دینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ مولوی اختر حسین صاحب کا فرض ہے کہ وہ انعامی رقم کی ادائیگی کی تسلی بخش صورت سے جلد تر آگاہ کریں۔ خاتم النبیین کے ہمارے معنوں کے ثبوت کا بار میرے ذمہ ہو گا۔ اور وہ اس پر جرح کریں گے۔ کیا غیر مبایع مبلغ اب تو کسی قسم کی پہلو تہی نہ کریں گے۔" (الفضل ۲۸ جنوری)

اس واضح اعلان کے باوجود مولوی اختر حسین صاحب نے سیدھا راستہ اختیار نہ کیا۔ بلکہ ایک طویل مضمون لکھ کر انعامی بحث سے صریح گریز کیا۔ انہوں نے میرے متعلق لکھا۔ کہ "مولوی صاحب نے قارئین کے سامنے صرف اتنی بات رکھی ہے۔ کہ" ہم اپنے معنوں کا ثبوت احادیث نبویہ سے دینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں"۔ حالانکہ میں نے یہ چیلنج نہیں دیا۔ کہ آپ اپنے معنوں کا ثبوت احادیث سے دیں" (پیغام ۱۷ فروری)

اس قدر مایوس کن جواب کے بعد مولوی اختر حسین صاحب کا بیان شائستہ اعتنا نہ تھا۔ جب ایک شخص بار بار اپنی بات کو بدلتا ہے، تو اس سے بحث کرنا لاحاصل ہے، وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں تمہیں "حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیصلہ کی طرف توجہ" دلاتا ہوں۔ لیکن جب احادیث نبویہ سے اس فیصلہ کی تعیین کا مرحلہ سامنے آتا ہے۔ تو صاف لکھ دیتا ہے۔ کہ "میں نے یہ چیلنج نہیں دیا۔ کہ آپ اپنے معنوں کا ثبوت احادیث سے دیں"۔ یہ طریق یقیناً ان لوگوں کا ہوتا ہے۔ جو کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتے۔ علاوہ ازیں مولوی اختر حسین صاحب نے سراسر غیر منصفانہ رویہ اختیار کیا۔ لکھتے ہیں۔ "تین غیر جانبدار علماء کو منصف مقرر کر کے انعامی رقم ان کے حوالے کر دی جائے گی۔ تاکہ وہ مولوی صاحب کے جواب اور میری جرح کے بعد انعام دینے کا فیصلہ کریں۔"

حالانکہ آخر میں جرح نہیں بلکہ جواب جرح ہوتا ہے۔ جس کے ذمہ بار ثبوت ہوتا ہے وہی جواب جرح دیا کرتا ہے۔ وہ اپنی جرح کے لئے دو موقعے تجویز کر سکتے تھے۔ مگر یہ صریح ناانصافی تھی۔ کہ جرح کو ایک ہی مرتبہ آخر میں رکھتے۔ غرض مولوی اختر حسین صاحب کے رویہ سے مجھے افسوس ہوا۔ اور ایسے موقعہ پر شریعت کا جو حکم ہے۔ میں نے اس پر عمل کیا۔ لیکن مجھے سخت تعجب ہوا۔ جب میں نے مولوی عمر الدین صاحب کا مضمون "احمدیوں کے مقابل قادیانیوں کی خاموشی" پڑھا۔ اس میں مولوی صاحب نے "مسئلہ تبدیلی تعریف نبوت" سے اپنے گریز کو خواہ مخواہ میرے التوا سے تعبیر کیا۔ حالانکہ میں ان کو جواب دے چکا تھا۔ وہ بار بار تجویزیں بدلتے ہیں۔ اور انعامی رقم مقرر کر کے دل ہی دل میں نادم ہو رہے ہیں۔ مگر چاہتے یہ ہیں کہ یہ ندامت لفاظی کے پردہ میں چھپ جائے۔ مولوی عمر الدین صاحب نے مولوی اختر حسین صاحب کے متعلق لکھا۔ کہ "صرف اس قدر ثبوت طلب کیا گیا تھا۔ کہ کوئی قادیانی اگر یہ دکھا دے۔ کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی یا نبیوں کو ختم کرنے والا نہیں۔ بلکہ نبیوں کو زینت دینے والا یا نبیوں میں سے اعلےٰ نبی کے ہیں۔ تو ان کو مبلغ پانچ صد روپیہ انعام دیا جائے گا۔" (پیغام صلح ۲۸ اپریل)

مگر کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ مولوی اختر حسین صاحب تو لکھتے ہیں۔ کہ میں نے یہ چیلنج نہیں دیا۔ کہ آپ اپنے معنوں کا ثبوت احادیث سے دیں (پیغام ۱۷ فروری) اور مولوی عمر الدین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ چیلنج یہ دیا تھا۔ کہ قادیانی اپنے معنوں کا ثبوت دیں (پیغام ۲۸ اپریل) اب غیر مبایع اصحاب ہی فرمائیں۔ کہ ان کے ان دو مبلغوں میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے؟

میں اس موقعہ پر پھر اعلان کرتا ہوں۔ کہ خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی زینت اور افضل کے ہیں۔ اگر غیر مبایعین کو ان سے انکار ہے۔ تو وہ اپنے انعامی چیلنج پر قائم رہ کر ہم سے ثبوت لیں۔ اور واضح فیصلہ ہو جانے دیں۔ مولوی اختر حسین صاحب نے لکھا ہے۔ کہ "جن صوفیا کرام نے خاتم النبیین کے معنی ذوقی طور پر افضل وغیرہ کئے ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بیان فرمودہ معنوں کا انکار کبھی نہیں کیا" (پیغام ۱۷ فروری) معلوم ہوا کہ اسلامی لٹریچر میں یہ معنے موجود ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ آیئے یہ فیصلہ کر لیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بیان فرمودہ معنی وہ ہیں۔ جو جماعت احمدیہ مانتی ہے یا وہ ہیں جو غیر مبایعین مانتے ہیں کیا کسی خورد و کلاں غیر مبایع میں ہمت ہے کہ اس فیصلہ کے لئے آمادہ ہو۔ مولوی اختر حسین صاحب شائد حدیث لا نبی بعدی کے الفاظ کے مغالطہ میں مبتلا ہیں۔ اگر ان میں ہمت ہے، تو اس حدیث نبوی کے معنوں کی تعیین کے متعلق ہی فیصلہ کر لیں۔ کہ کیا یہ حدیث جماعت احمدیہ کے مسلمہ معنوں کی تائید کرتی ہے۔ یا غیر مبایعین کے غلط رویہ کی۔ میں چاہتا ہوں کہ مولوی عمر الدین صاحب اب مولوی اختر حسین صاحب کو کسی طرح تیار کریں۔ تا وہ پیچدار طریق کی بجائے سیدھے طور پر خاتم النبیین کے معنوں پر انعامی مناظرہ کر لیں۔ کیا وہ ایسا کریں گے؟

خاکسار ابو العطاء جالندھری

اعلان برائے قائدین و اراکین خدام الاحمدیہ بیرونی مجالس

تمام قائدین بیرونی مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ کے تمام اراکین اور غیر اراکین خدام کی ایک مکمل فہرست دفتر ہذا میں بھجوائیں۔ نیز ایک فہرست مربیان کی بھی مع ان کے پتہ کے ارسال کریں۔ غیر اراکین کی فہرست تیار کرتے وقت اس بات کا بھی ذکر کریں۔ کہ انہوں نے ان نوجوانوں کو رکن بنانے کی کیا مساعی کیں۔ اور ان کی طرف سے کیا عذر ہوا۔ اور ساتھ اپنا مشورہ بھی درج کریں۔ کہ وہ کس وجہ سے ممبر نہیں بنے۔ اور ان کے ممبر بنانے کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ غیر اراکین کے مکمل پتے مع ان کی ولدیت کے ضرور درج کریں۔ اور یہ کہ انہوں نے یہ رکنیت فارم کس جگہ پر کئے تھے۔ کوشش کی جائے۔ کہ یہ فہرست ہفتہ عشرہ تک اس دفتر میں پہونچ جائے۔ نیز بعض جگہ سے معلوم ہوا ہے کہ بعض علاقوں میں مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہیں۔ لیکن ان کے ممبران نے ابھی تک رکنیت فارم نہیں پر کئے۔ سو ایسے اراکین سے گزارش ہے۔ کہ جب تک وہ لوگ رکنیت فارم نہیں بھریں گے۔ وہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ اور وہی طرح اس غرض کو جس کے لئے یہ مجلس قائم کی گئی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دنیا کی نظروں سے پوشیدہ اقوام

عیسائی مشنری وہاں بھی پہونچے ہوئے ہیں

وسطی نیوگنی کا علاقہ بھی دنیا کے ان حصوں میں سے ہے۔ جن میں نئی تہذیب کی کرنیں کسی صورت میں بھی ابھی تک نہیں پہونچ سکیں۔ اس علاقہ میں جو قومیں آباد ہیں۔ ان کے رسم و رواج بالکل نرالے ہیں۔ صحیح صحیح ان لوگوں کی تعداد بتانا مشکل ہے۔ لیکن عیسائی مشنریوں کی پہلی مہم جو وہاں پہونچی ہے۔ اور جو اعداد و شمار انہوں نے مہیا کئے ان کے رو سے ان کی تعداد تقریباً تین لاکھ ہے۔ ڈچ نیوگنی میں ابھی ابھی ایک ایسی جنگلی قوم کا پتہ چلا ہے۔ جو نہایت خونخوار ہے اور جس کی تعداد ساٹھ ہزار ہے۔ سوائے خاص اجازت نامہ کے جو شاذونادر ہی دیا جاتا ہے۔ اس علاقہ میں داخل ہونا آسٹریلین گورنمنٹ کی طرف سے ممنوع قرار دیا جا چکا ہے۔ یہ علاقہ مشہور سونے کی کانوں کے بہت پرے واقع ہے۔ جہاں بغیر ہوائی جہاز کے جانا ناممکن ہے۔ اس علاقہ کے مشہور مقامات رامو اور بنیا بنیا دو اضلاع ہیں۔ جہاں ڈچ مشن کام کر رہے ہیں۔ اور ان کی خاطر ہفتہ میں ایک دفعہ ہوائی جہاز آتا جاتا ہے۔ بیرونی دنیا سے تعلق قائم رکھنے کے لئے ریڈیو بھی قیمتی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ ان مشنریوں کے علاوہ یورپ کے سفید باشندوں میں سے صرف چند ایک اور ایسے افراد ہیں جو مدت سے یہاں اپنے زراعت کے کاموں کی وجہ سے آباد ہیں۔ یہ علاقہ سونے کی کانوں اور دیگر قیمتی معدنیات کی وجہ سے مشہور ہے۔ آب و ہوا نہایت خوشگوار اور بارش کافی ہے۔ یہ علاقہ دنیا کی نظروں سے اس قدر پوشیدہ ہے کہ نقشوں میں بھی اسے نامعلوم زمین (Unexplored) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ اقوام عموماً زراعت سے دلچسپی رکھتی ہیں۔ آلو۔ اناج اور چند ایک دیگر ترکاریاں پیدا کرنے میں یہ اپنے ایسے طریقے استعمال کرتے ہیں۔ جن سے یورپ کی قومیں بالکل ناآشنا ہیں۔ یہ جنگلی اور وحشی لوگ رستے اور سڑکیں بنانے میں بھی اچھے خاصے انجنیئر ہیں۔ زیر زمین نالیوں کے ذریعہ آبپاشی کرنا انہیں خوب آتا ہے۔ باوجود دنیا میں اپنی زندگی گزارنے کے طریقوں سے واقف ہونے کے مذہب سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ اور کسی قسم کی مداخلت پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ ڈچ مشن جو گذشتہ پانچ سال سے وہاں تبلیغ کر رہا ہے۔ ابھی تک بالکل ناکام ہے۔ کیونکہ ان جنگلیوں کو ان لوگوں کے وعظ سننے کی فرصت ہی نہیں ملتی۔ عورتیں کھیتی باڑی کے کاموں میں مشغول رہتی ہیں۔ اور مردوں کی زندگی ہمسایہ اقوام سے جنگ کرنے میں گزر جاتی ہے۔ حقیقی امن کا زمانہ بالکل مفقود ہے۔ زہر میں بجھے ہوئے تیر اور برچھے ان کا ہتھیار ہیں جو جنگ میں ایک دوسرے پر چلائے جاتے ہیں۔ ان میں ایک عجیب و غریب رسم بید نگلنے (Cane Swallowing) کی ہے۔ بنیا بنیا اور کانی قوم کے لوگ اسے اہتمام کے ساتھ مناتے ہیں۔ یہ کرتب یا رسم صرف مرد ہی بجالاتے ہیں۔ ان کے جنگی جوان جس وقت یہ رسم ادا کرنے کے لئے میدان میں آتے ہیں۔ ان کے سر اور بازو قسما قسم کے گھونگوں اور مختلف قسم کے پرندوں کے پروں اور چونچوں سے مزین ہوتے ہیں ان کے سروں پر عموماً انسانی ہڈیوں کا تاج ہوتا ہے۔ نہایت ضروری حصہ اس رسم کا یہ ہوتا ہے۔ کہ کسی عورت اور بچے کو اس میں شمولیت کی اجازت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کا ایمان ہے۔ کہ ان کی شمولیت قوم پر بدبختی بربادی اور عذاب نازل ہونے کا باعث ہو جاتی ہے۔ بید کو کھانے سے پہلے اس کو پانی میں بھگویا جاتا ہے۔ جب نرم ہو جائے۔ تو اس میں ایک کنڈلی سی بنائی جاتی ہے۔ اور باقی صاف حصہ کو مضبوطی سے پکڑ لیا جاتا ہے اور ایک گہرا سانس لیکر کنڈلی والے سرے کو منہ میں ڈال کر آہستہ آہستہ اندر دھکیلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ۲۲-۲۳ انچ کا بید کا ٹکڑا معدہ کے اندر تک پہونچا دیا جاتا ہے۔ اس دوران میں بید کھانے والے نوجوان کو جو تکلیف اور دکھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ وہ دیکھنے والوں کے لئے نہایت پریشان کن ہوتا ہے۔ دو تین منٹ تک اس بید کو معدہ میں گھمایا جاتا ہے۔ ان کے اعتقاد کے بموجب بید کھانے سے ان کے بزرگوں کی ارواح خوش ہوتی ہیں۔ اور خود ان کی جسمانی طاقتوں میں برکت ہوتی ہے ان کے بزرگوں کی ارواح کی خوشنودی کا تو کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ البتہ ان کی جسمانی صحت کو ضرور فائدہ پہنچتا ہے۔ وہ اس طرح کہ ان لوگوں کی خوراک سؤر کا گوشت۔ چوہے اور دیگر بلوں میں رہنے والی مخلوق کا گوشت ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے معدے ہر وقت متعفن اور بُودار رہتے ہیں۔ اور بید کھانے کے بعد قے آنے کی وجہ سے صاف ہو جاتے ہیں۔

ان کی تمام زندگی توہمات کا ایک مجموعہ ہے۔ موت کو یہ اپنے دشمن کی طرف سے جادو اور ٹونہ کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ جس کے توڑ کے لئے یہ خود کئی قسم کے تعویذ اور گنڈے استعمال کرتے ہیں۔ چونکہ موت کا کوئی علاج نہیں۔ اس کے واقعہ ہونے پر دشمن کے جادو کے اثر کو قوی تصور کر لیا جاتا ہے۔ لیکن جہاں بیمار کو صحت ہو جاتی ہے۔ یا زخم اچھے ہو جاتے ہیں۔ وہاں صحت کو تعویذوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ان توہمات کا فائدہ اٹھانے کے لئے ڈچ مشنریوں نے بھی ان میں تبلیغ کا نیا رستہ نکالنے کی تجویز بنائی ہے بیماریوں میں دوائی دینے اور زخموں پر مرہم وغیرہ لگا دینے کے علاوہ کاغذ کے پرزوں پر باپ بیٹا اور روح القدس کے نام لکھ کر بطور تعویذ گلے یا بازو پر لٹکانے کے لئے دے دئیے جاتے ہیں۔ اور شفا کو انہی تعویذوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ سیدھی سادی قوموں میں عیسائیت پھیلانے کے یہ نئے ڈھنگ ہیں۔

شادی اور نکاح کی بھی ان میں عجیب و غریب رسم ہے۔ شادی کے خواہشمند مردوں کی تعداد ایک مقررہ وقت پر گاؤں کے باہر پہاڑی کے دامن میں جمع ہو جاتی ہے۔ ان کے قیام اور رہائش کے لئے ایک خندق کھودی جاتی ہے۔ اور لمبے لمبے بانسوں پر جھاڑیاں وغیرہ باندھ کر خندق کے دونوں سروں پر گاڑ دئیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد شادی کے خواہشمند کئی کئی دن تک وہیں بیٹھے گاتے شور مچاتے اور روتے پیٹتے رہتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ کوئی رحم دل عورت ان کی چیخ و پکار سن کر ان کی حقیقی مدد کے لئے آ پہنچے گی۔ آخر کوئی نہ کوئی عورت اس واویلا سے متاثر ہو کر پہاڑی پر چڑھ آتی ہے۔ اور اس گروہ پر ایک متبسمانہ نگاہ ڈالتی ہے۔ اور جس کو وہ اپنا رفیق زندگی بنانا پسند کرے اس کو لے کر اپنے گاؤں میں چلی جاتی ہے جہاں مرد اور عورت کے رشتہ دار جمع ہو کر بیوی بننے والی عورت کی قیمت فیصلہ کرتے ہیں جو گھونگوں سوروں اور چوہوں کی صورت میں ادا کی جاتی ہے اور میاں بیوی باقاعدہ زندگی بسر کرنے کے اہل سمجھے جاتے ہیں۔ ناکتخدا لڑکیاں گھاس کی ایک پیٹی اپنی کمر کے گرد باندھے رکھتی ہیں۔ بیوہ عورت پر فرض ہے کہ اپنے خاوند کے مرنے کے بعد دو ہفتے تک اس کا پھٹا پرانا لباس پہنے۔ اور اپنے بائیں ہاتھ کی دوسری انگلی کا ایک پور کٹوا دے اگر بدقسمتی سے اس کے دو تین خاوند مر چکے ہوں۔ تو اسی نسبت سے اپنی انگلیوں کو چھوٹا کرتی چلی جائے

علاقہ رامو میں میاں بیوی ایک مکان میں اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ بلکہ ان کے مکانات کم از کم ایک دوسرے سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہونے چاہئیں علاقہ بنیا بنیا کے لوگ جن میں میاں بیوی ایک ہی مکان میں رہ سکتے ہیں نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اس علاقہ میں تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے۔ مگر فی الحال ڈچ مشنری ہی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ کیونکہ دوسرے کسی شخص کو وہاں جا[illegible]

شفاکن

دنیا بھر میں مشہور ہو چکی ہے

شفاکن ملیریا کا کامیاب علاج ہے۔ شفاکن پنجاب کے علاوہ سندھ۔ بنگال۔ بہار۔ یوپی اور ہندوستان کے باہر بھی جا رہی ہے ابھی ہم کو افریقہ سے چھ شیشیوں کا آرڈر آیا ہے ملیریا آ رہا ہے۔ آج ہی ایک شیشی خرید لیں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ عہ/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کٹک میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

ہندو مسلم اتحاد پر احمدی مبلغین کی تقریریں

علاقہ سونگڑہ سے فارغ ہو کر احمدی مبلغین ۵ رجون کو کٹک پہنچے۔ جماعت احمدیہ کٹک نے مبلغین کے لیکچروں کا انتظام وسیع پیمانہ پر ٹاؤن ہال میں کیا۔ اور حسب ذیل اشتہار شہر کے معززین کی طرف سے انگریزی اور اڑیہ زبان میں چھپوا کر بکثرت تقسیم کیا:۔

"موجودہ پُر آشوب زمانہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ ہمارے ملک کے مختلف مذاہب وملت کے لوگوں میں کامل اتحاد اور اتفاق ہو مگر یہ چیز بجز اس کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ کہ تمام پیشوایان مذاہب کی پوری پوری عزت کی جائے۔ اس مقصد کے حصول کی خاطر جماعت احمدیہ کے فاضل لیکچرار حضرت مولوی راجیکی صاحب۔ مہاشہ محمد عمر صاحب۔ مولوی محمد سلیم صاحب سابق مبلّغ بلاد عربیہ۔ اور گیانی عباد اللہ صاحب ٹاؤن ہال کٹک میں ہندو مسلم اتحاد پر لیکچر دینگے۔ پبلک سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ جلسہ میں شریک ہو کر اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

المشتہران:۔ (۱) ڈاکٹر آبھین چندر راؤ پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی۔ (۲) سودھا لنشو موہن مکرجی سیکرٹری ہندو مہاسبھا۔ (۳) رائے بہادر بھیکاری چرن پٹ نائک ایڈووکیٹ۔ (۴) سید واجد علی میونسپل کمشنر۔ (۵) رائے بہادر لچھمی دھر مہانتی ایڈووکیٹ۔"

۷ رجون ساڑھے پانچ بجے شام زیر صدارت جناب پی۔ کے۔ پریچا۔ آئی۔ ای۔ ایس۔ پرنسپل راونشا کالج کٹک جلسہ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے مولوی سید محمد محسن صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ پھر مولوی قریشی محمد حنیف صاحب قمر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم اور اڑیہ نظم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں خوش الحانی سے پڑھی۔

اس کے بعد جناب صدر نے فرمایا اتنے معززین کے ہوتے ہوئے صدارت کے لئے میرا انتخاب کیوں کیا گیا ہے۔ میرے ذہن میں اس کی وجہ سوائے اس کے کوئی اور نہیں۔ کہ میں ہندو مسلم اتحاد کا حامی ہوں۔

اس کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب نے تقریر کی۔ جس میں فرمایا۔ کہ صرف زبانی تحریک اتحاد کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ جب تک کہ ان روکوں کو نہ دور کیا جائے۔ جو اتحاد کے راستہ میں مخل ہو رہی ہیں۔ مثلاً چھوت چھات اور ایک دوسرے کے جذبات کا احترام نہ کرنا۔ یہ لیکچر نہایت مؤثر اور دلچسپ تھا۔

اس کے بعد مہاشہ محمد عمر صاحب نے قریباً ایک گھنٹہ ہندی میں دلچسپ اور مدلل تقریر کی۔ جس میں قرآن کریم اور وید اور بھگوت گیتا کے حوالہ جات سے ثابت کیا کہ دراصل مذہب دنیا میں فساد کا باعث نہیں بلکہ لامذہبیت فساد اور بدامنی کا باعث ہے۔ کیونکہ تمام مذہبی کتب میں صلح و امن کی تعلیم موجود ہے۔ مہاشہ صاحب جب قرآن کریم پڑھتے تھے۔ تو مسلمان خوشی سے جھومتے تھے۔ اور جب وید اور گیتا سے منتر اور شلوک پڑھتے تھے تو ہندو جھوم جھوم کر خوش ہوتے تھے۔ آپ نے اپنے لیکچر کے دوران میں جماعت احمدیہ کی رواداری بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ قادیان میں احمدیہ مساجد کے پاس سے باجا بجاتے ہوئے ہندو اور سکھ گذرتے ہیں۔ مگر ہم نے کبھی نہیں روکا۔ اور اسی طرح ہمارے موجودہ امام نے ۵۰۰ روپیہ سکھوں کے گوردوارہ پٹنہ صاحب کے لئے عطا فرمایا۔ آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے دعوٰے اور تعلیم کو بڑی وضاحت اور خوبصورتی سے پیش کر کے توجہ دلائی۔ کہ جب تک موجودہ زمانہ کے مامور کے بیان کردہ اصول پر عمل نہ کیا جائیگا۔ اور اس کے دامن سے وابستگی اختیار نہ کی جائیگی۔ دنیا میں ہرگز امن اور اتحاد قائم نہ ہوگا۔

اس کے بعد جناب گیانی عباد اللہ صاحب نے قریباً پون گھنٹہ تک اتحاد اقوام اور امن عالم پر ایک دلچسپ اور مؤثر تقریر فرماتے ہوئے بیان کیا۔ کہ جب تک ہم اپنے اخباروں اور پرچارکوں کا سُدھار نہیں کرتے تب تک کبھی ہمارے درمیان امن اور اتحاد پیدا نہیں ہو سکتا۔ نیز یہ کہ ہمیں پرانے واقعات بُھلا دینے چاہئیں۔ اور انہیں یاد دلا کر موجودہ فضا کو مکدّر نہیں کرنا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی کتب "ست بچن" اور "پیغام صلح" سے حوالجات پڑھ کر سنائے۔ جن کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ خصوصاً اس کا کہ اگر ہندو قوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ کا سچا نبی ماننے اور بے ادبی نہ کرنے کا عہد کرے تو ہم گائے ذبح کرنا ترک کر دیں گے

آخر میں جناب صدر نے فرمایا۔ کہ اگر میں ان تقریروں کے متعلق کچھ عرض کروں تو تقریروں کے اثر کو زائل کرنا ہوگا۔ مگر چونکہ پروگرام میں یہ لکھی ہے۔ کہ میں کچھ کہوں۔ اس لئے میں عرض کرتا ہوں۔ ہندو مسلم اتحاد نہ صرف سیاست کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ خود ہماری خوشحالی کیلئے بھی ضروری ہے۔ اور یہ ناممکن ہے۔ جبتک ایک دوسرے کے احساسات کا خیال نہ کریں۔ ہماری ساری مصیبت ایک دوسرے کے مذہب سے ناواقفیت کی وجہ سے ہے اگر ایک دوسرے کے مذہبی خیالات سے واقفیت پیدا کر لی جائے۔ جو اس قسم کے جلسوں سے بآسانی حاصل ہو سکتی ہے۔ تو ہماری دشمنیاں ختم ہو سکتی ہیں۔ میرے خیال میں اسلام سے غیر مسلموں کو جو نفرت ہے اس کی غالب وجہ یہ ہے۔ کہ اسلام بادشاہوں کے واسطہ سے ہندوستان میں آیا۔ چونکہ یہاں کے لوگوں کو سیاسی لحاظ سے اُن سے عداوت تھی۔ اس لئے مذہب اسلام سے بھی نفرت کرنے لگے۔ ورنہ اگر صرف پرچارکوں کے ذریعہ اسلام آتا۔ تو صورت حال اور ہوتی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ کوئی شخص محمدؐ رسول اللہ سے نفرت کر کے مذہبی آدمی نہیں رہ سکتا۔ بلکہ وہ پکا لامذہب ہوگا۔ جماعت احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ قرآن مجید کا ترجمہ اڑیہ زبان میں کر کے اس کی بکثرت اشاعت کرے۔ تاکہ اس علاقہ کے غیر مسلم اسلام کی صداقت اور عظمت کو پہچان سکیں۔ چونکہ ہندو مسلمانوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور انکو بہر حال اسی ملک میں رہنا ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کے خیالات سے پوری طرح آگاہ ہوں۔ اس غرض کیلئے ایسے جلسوں کا بار بار انعقاد ضروری ہے۔ آخر میں اس جلسہ کے منتظمین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی ایسے جلسے منعقد کر کے موجودہ فضاء کو زیادہ سے زیادہ خوشگوار بنانے کی کوشش کریں گے۔ اہل شہر کی طرف سے اپنے معزز

اکسیر سیلان

اس دوا سے ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ اطباء لکھنؤ کا لاجواب معمول مطب نسخہ ہے سیلان الرحم یعنی سفید پانی گرنے کا خطرناک مرض اس دوا کے استعمال سے تھوڑی مدت ہی میں جاتا رہتا ہے۔ اس دوا کے متعدد سرٹیفکیٹ دواخانہ میں موجود ہیں۔ احباب کا فرض ہے۔ کہ اس مفید دوا کو زیادہ سے زیادہ شہرت دے کر بے زبان مستورات کی دعائیں لیں۔ قیمت تیس خوراک دو روپے آٹھ آنے

ملنے کا پتہ:۔ ویدک یونانی دواخانہ قادیان

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصّہ کا نام نہیں جوانی اس طاقت کا نام ہے۔ جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو مادۂ حیات پیدا کرنے والی دوا حبوب جوانی استعمال کریں۔

قیمت ۵۰ گولیاں تین روپے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تشخیص بجٹ سنہ ۴۳-۱۹۴۲ء کیلئے

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ فوری توجہ فرمادیں

باوجود اخبار الفضل میں کئی مرتبہ اعلان کرنے کے کہ عہدیداران اپنی اپنی جماعتوں کا بجٹ سنہ ۴۳-۴۲ء تشخیص کرکے مئی کے آخر تک مرکز میں بھجوادیں۔ لیکن پوری توجہ نہیں کی گئی۔

ابھی تک قریباً چھ صد جماعتوں میں سے صرف ۲۱۰ جماعتوں کی طرف سے بجٹ فارم پُر ہوکر موصول ہوئے ہیں۔ اور اس طرح بجٹ جلسہ سالانہ ۱۰۵ وصول ہوئے ہیں۔ وصولی کی یہ رفتار بہت سست ہے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ خصوصاً شہری جماعتیں جنہوں نے ابھی تک بجٹ فارم پُر کرکے نہیں بھیجے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ اس طرف فوری توجہ فرماکر اپنے فرض کو ادا کریں۔ عنقریب ایسی جماعتوں کے نام جن کی طرف سے بجٹ فارم موصول ہوچکے ہیں۔ الفضل میں شائع کردیئے جائیں گے۔

(ناظر بیت المال)

چندہ جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۴۲ء کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت سنہ ۱۹۳۸ء میں چندہ جلسہ سالانہ کو بھی چندہ عام کی طرح "لازمی" قرار دیدیا تھا۔ اس لئے احباب کیلئے اب اس چندہ کی پوری شرح کیساتھ ادائیگی اسی طرح فرض ہے۔ جس طرح چندہ عام۔ اس سال اس چندہ کی شرح پندرہ فی صدی ایک ماہ کی آمد پر مقرر کی گئی ہے۔ اس لئے جملہ عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے دوستوں سے ابھی سے اس چندہ کی وصولی کا انتظام فرمادیں اور احباب سے قسط وار چندہ جلسہ سالانہ وصول کرکے ماہواری چندہ کے ہمراہ ارسال فرماتے رہیں۔ تاکہ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء تک ان کی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ سو فی صدی داخل خزانہ ہوجائے۔ اور جلسہ سالانہ کی اشیاء بروقت مہیا کرنے میں آسانی ہوسکے۔

(ناظر بیت المال)

آنریری انسپکٹر تعلیم و تربیت کا تقرر

حکیم عبدالرحیم صاحب افغان کچھ عرصہ سے جماعت اوجلہ ضلع گورداسپور کی تعلیم و تربیت پر مقرر تھے۔ انہوں نے اس جماعت میں رہ کر اچھا کام کیا ہے۔ اب انہیں مندرجہ ذیل جماعتوں پر آنریری انسپکٹر تعلیم و تربیت مقرر کیا گیا ہے۔ جماعتوں کے احباب کا فرض ہے کہ وہ حکیم صاحب سے تعاون کریں۔ اور اُن کی ہدایات کی پابندی کریں۔ گاہے گاہے وہ جماعتوں کا دورہ کیا کریں گے۔ اور رپورٹ بھجوایا کریں گے۔ جماعتوں کے نام حسب ذیل ہیں:-

(۱) اوجلہ - (۲) نبی پور (۳) غزنی پور (۴) ہمراج پور (۵) بجا بھرڑہ (۶) بھنگواں (۷) غازی کوٹ (۸) چھینہ بیٹ (۹) بیری

(ناظر تعلیم و تربیت)

ڈلہوزی میں مکان!

ڈلہوزی میں ایک مکان کرایہ کے لئے خالی ہے۔ نیز مجھے ایک تجربہ کار کمپونڈر کی ضرورت ہے۔ ضرورتمند احمدی احباب مجھ سے خط و کتابت کریں۔ جواب کے لئے ٹکٹ ہمراہ آنے چاہئیں۔

خاکسار (ڈاکٹر) نذر احمد فزیشن اینڈ سرجن ڈلہوزی کینٹ

وی۔پی آرہے ہیں!

ہم حسب اعلانات سابقہ یکم جولائی سنہ ۱۹۴۲ء کو وی۔پی ارسال کر رہے ہیں۔ جن اصحاب نے چندہ کی ادائیگی فرمادی ہے۔ یا ادائیگی کا وعدہ فرماتے ہوئے وی۔پی رکوائے ہیں۔ اُن کے نام وی۔پی ارسال نہیں ہونگے دوسرے احباب سے گذارش ہے۔ کہ وی۔پی وصول فرماکر ممنون فرمائیں۔ احباب کو معلوم ہے۔ کہ کاغذ کی سخت گرانی کے باعث ہمیں سخت مشکلات درپیش ہیں۔ اسلئے ہمیں یقین ہے۔ کہ کوئی دوست ایسا نہ ہوگا۔ جو وی۔پی واپس کرکے دفتر کے نقصان کا موجب ہو۔ جن اصحاب نے وی۔پی رکواکر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ بھی براہ کرم ہماری مشکلات کا احساس فرماتے ہوئے رقم جلد ارسال فرمادیں۔

(مینیجر)

حبِ اٹھرا — اٹھرا اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب بارجموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

پیدائش کی مشکل گھڑیاں

بفضل خدا آسان کردینے والی "اکسیر تسہیل ولادت" کے استعمال سے بچہ آسانی سے پیدا ہوجاتا ہے۔ اور بعد کے دردوں کیلئے بھی نہایت مفید دوا ہے۔ قیمت معہ محصول ڈاک دو روپے دس آنے صرف

مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

روح نشاط

اس کا دوسرا نام خمیرہ گاؤزبان عنبری تریاقی ہے۔ سونے چاندی کے ورق۔ مروارید۔ عنبر۔ کشتہ یاقوت۔ کشتہ زمرد کشتہ سنگ یشب۔ کشتہ زہر مہرہ کے علاوہ اور بہت سی قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل و دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر ہے دماغی کام کرنے والوں کیلئے نعمت ہے۔ عورتوں کی امراض رحم مثلاً اختناق الرحم میں بھی مفید ہے۔ کھانسی اور پرانے نزلہ کو دور کرتا ہے قیمت فی چھٹانک للعہ

طبیہ عجائب گھر قادیان

سُرمہ ممیرا خاص

آنکھیں ایک نعمت ہیں۔ اگر آنکھوں میں کسی قسم کی تکلیف ہو یا نظر کمزور ہو۔ سرمہ ممیرا خاص استعمال کریں۔ قادیان کے بڑے گھروں میں استعمال اور مقبول ہوچکا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۰

اکسیر نزلہ

پرانا نزلہ یا بار بار ہونیوالا نزلہ بیماریوں کی جڑ ہے۔ اسکا بہترین علاج اکسیر نزلہ ہے قیمت یکصد قرص عہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilāfat Library Rabwah

انقرہ ۲۸ جون۔ اعلان کیا گیا ہے کہ پچھلے دنوں روسی سفیر مقیم انقرہ کی ماسکو واپسی کے بعد آج اسسٹنٹ ملٹری اتاشی بھی انقرہ سے ماسکو روانہ ہو گیا ہے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ سفارت خانہ اور قونصل خانہ کے ممبران کی بیویاں بھی واپس چلی گئی ہیں۔

ماسکو ۲۸ جون۔ روسی اخبار "ازویسٹیہ" نے شنبہ کو اطلاع دی ہے کہ خارکوف کے ایک محاذ پر جرمنوں نے جب حملہ کیا۔ تو زبردست دست بدست جنگ شروع ہو گئی۔ جرمن ٹینکوں نے ایک اہم لائن کی طرف پیش قدمی کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ناکام رہے اور روسی حملہ پر مدافعت کرنے کے لئے مجبور ہو گئے۔ بعد میں روسیوں کے جوابی حملوں نے جرمنوں کو بعض مقبوضہ مورچوں سے پسپا کر دیا۔ ایک اور محاذ پر روسی ٹینکوں اور پیادہ فوجوں نے بھاری نقصانات کے ساتھ جرمنوں کو پسپا کر دیا۔

سٹاک ہالم ۲۸ جون۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہفتہ کی رات کو یہاں پر سرکاری اعلان کیا گیا تھا کہ سویڈن کی حکومت نے اپنے ایک سٹیمر "ریڈاگورتھن" کی غرقابی کے سلسلہ میں جسکو سویڈن کے سمندروں میں غرق کر دیا گیا ہے۔ حکومت روس سے پروٹسٹ کیا ہے۔ یہ جہاز ۲۲۰۵ ٹن کا تھا۔ حکومت سویڈن نے یہ کہا ہے کہ تحقیقات کے فیصلہ تک اسکو تاوان طلب کرنے کا حق حاصل ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سوویٹ حکومت نے اس معاملہ میں فوری تحقیقات کا وعدہ کیا ہے۔

ماسکو ۲۸ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روسی سوشلسٹ ری پبلک کی سپریم سوویٹ کونسل کے جنرل انتخابات جنگ کیوجہ سے ایک سال کیلئے ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔

قاہرہ ۲۸ جون۔ برطانیہ کے فوجی ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ کل ہماری فوج کا دشمن سے مقابلہ ہوا۔ اور سارا دن گھمسان کی جنگ جاری رہی۔ دشمن کی مسلح فوجیں جو مرسامطروح کے مغرب میں برطانوی مورچوں سے آگے نکل گئی تھیں۔ ان کا ہمارے جنگی دستوں سے تصادم ہوا۔ ہماری کچھ مسلح فوجوں نے مرسامطروح کے مغرب میں دشمن کی مسلح فوجوں پر حملہ کیا۔ جنگ جاری ہے۔ جہانتک ہمارے مورچوں کا تعلق ہے دشمن ابھی تک ان سے آگے نہیں گیا۔

دہلی ۲۸ جون۔ انڈین نیشنل ڈیفنس کونسل کا اجلاس ۷ جولائی سے ۹ جولائی تک جاری رہیگا۔

قاہرہ ۲۸ جون۔ قطرہ مرسامطروح کے جنوب مشرق میں واقعہ ہے۔ کل شام تک دشمن کی فوجیں مصر میں سو میل تک آگے بڑھ چکی ہیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اتحادی فوجیں پچھلے چند دنوں سے دشمن کو پریشان کرنے اور روکنے کے لئے مسلسل جنگ کر رہی ہیں۔ جرمن فوجیں مرسامطروح کے قریب اگلے مورچوں اور پچھلے علاقوں پر منظم ہو رہی ہیں۔ مرسامطروح کے قریب ساحلی علاقہ پر دشمن ہوائی جہازوں کا انگریزی ہوائی جہاز زبردست مقابلہ کر رہے ہیں اور ساتھ ہی جرمن فوجوں کی نقل و حرکت پر بم گرا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۸ جون۔ ٹائمز کے نامہ نگار نے ماسکو سے اطلاع دی ہے کہ ہوائی جہازوں۔ توپوں اور مشین گنوں سے سباسٹپول کے شہر پر لگاتار بمباری ہو رہی ہے مگر روسیوں کی طرف سے آنیوالی خبروں سے یہ ہرگز ظاہر نہیں ہوتا کہ روسی فوجوں کے حوصلوں میں کسی طرح کا فرق آیا ہے یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ کچھ قلعوں کو دشمن نے گھیر لیا ہے اور بعض میں داخل بھی ہو گئے ہیں تاہم روسی تو بھی لڑ رہے ہیں۔ شمال اور جنوب میں دشمن کا دباؤ اور بھی زیادہ ہے۔ اگرچہ روسی فوجیں سارے حصوں میں چوکس ہیں۔ خارکوف کے رقبہ میں لڑائی ایک محاذ پر مرتکز ہے جہاں جرمن برق رفتار حملوں کی سی چالیں اختیار کر رہے ہیں۔ مگر یہاں بھی دوسرے مورچوں کی طرح جرمنوں کی بمباری اور گولہ باری روسیوں کو اپنے مورچوں سے ہٹا نہیں سکی۔ اور آگے بڑھتے ہوئے دشمن کا سخت مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

واشنگٹن ۲۷ جون۔ حال ہی میں جن امریکن طیاروں نے ٹوکیو اور دوسرے جاپانی شہروں پر بم برسائے تھے۔ ان کے ہوابازوں کو امتیازی فلائنگ کلاس کا تمغہ عطا کیا گیا ہے۔

قاہرہ ۲۸ جون۔ آج دشمن کے ایک ہوائی جہاز نے نہر سویز پر حملہ کیا۔ ہمارے ایک لڑاکے جہاز نے حملہ کر کے اس کو سمندر میں گرا لیا۔ اس ہوائی جہاز کے دو ہوابازوں کو زندہ پکڑ لیا گیا ہے۔

لاہور ۲۸ جون۔ آج رات ریلوے سٹیشن لاہور کے فرسٹ و سیکنڈ بکنگ آفس کو لوٹنے کی سعی کی گئی۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ایف سی کالج کے ایک عیسائی طالب علم الیگزینڈر جیکب اور اس کے چچا زاد بھائی والٹر جیکب کو گرفتار کیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ دونوں نوجوان ۲ بجے رات کے قریب فرسٹ کلاس بکنگ آفس میں گئے الیگزینڈر جیکب پستول سے مسلح تھا۔ اور والٹر جیکب خالی ہاتھ تھا۔ اسوقت ایک سکھ بکنگ کلرک بکنگ آفس کا کیش گن رہا تھا جو ۱۶۹۰۰ روپیہ کے قریب تھا۔ جب وہ تھیلی بند کر رہا تھا۔ تو ملزم الیگزینڈر جیکب نے پستول بکنگ کلرک کے سامنے تان دیا اور کہا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے دے دو ورنہ تمہیں گولی کا نشانہ بنا دیا جائیگا۔ والٹر جیکب باہر دیکھ بھال کرنے لگ گیا۔ جب وہ تھیلی پکڑنے لگا۔ تو اس نے پستول بائیں ہاتھ میں پکڑا۔ اسی اثناء میں بکنگ کلرک نے دلیری سے کام لیتے ہوئے پستول پر ہاتھ ڈال دیا۔ اور الیگزینڈر جیکب سے ہاتھا پائی شروع کر دی۔ بکنگ کلرک سوبھا سنگھ پستول چھیننے میں کامیاب ہو گیا۔ اور اس کے شور کرنے پر اور بھی بہت سے آدمی پہنچ گئے۔ ملزم الیگزینڈر جیکب نے ریلوے سٹیشن کے احاطہ کی طرف بھاگنا شروع کیا۔ جبکہ اس کا ساتھی ریلوے پلیٹ فارم کی طرف بھاگا۔ کشمکش میں تھیلی بھی وہاں گر گئی۔ شور ہونے پر ایک ریلوے سب انسپکٹر اور دوسرے پولیس افسران جائے وقوعہ کی طرف بھاگے۔ مگر اس اثناء میں ایک شخص نے جو ریلوے گراؤنڈ میں سویا ہوا تھا۔ ملزم کا تعاقب کیا۔ اور اسے کشمکش کے بعد پکڑ لیا۔ اسی اثناء میں پولیس بھی وہاں پہنچ گئی اور ملزم کو گرفتار کر لیا۔

لاہور ۲۸ جون۔ حکومت پنجاب نے سیوک گارڈز کے روزانہ الاؤنس میں اضافہ کر دیا ہے۔ اس سے پہلے ہر سوک گارڈ کو ۶ آنے روزانہ ملتے تھے اب یکم جولائی سے یہ الاؤنس بڑھا کر ۱۲ آنے روپیہ کر دیا ہے۔

جموں ۲۸ جون۔ چوہدری غلام عباس صاحب صدر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس اور مسٹر اللہ رکھا ساغر نے پچھلے دنوں میرپور میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کی۔ اسپر سب ڈویژن مجسٹریٹ نے انہیں زیر دفعہ ۲ ڈیفنس آف کشمیر رولز حکم دیا کہ وہ فی الفور ضلع میرپور کی حدود سے نکل جائیں اور ایک سال تک داخل نہ ہوں۔

راولپنڈی ۲۸ جون۔ مقامی پولیس کی ایک پارٹی نے ایک سکھ سنت کو گرفتار کیا ہے۔ اس کے خلاف کمسن بچوں کو اغوا کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ گرفتاری کے وقت اس کے قبضہ سے محلہ اکال گڑھ کا ایک کمسن بچہ بھی برآمد ہوا۔ گرفتاری کے وقت یہ بچہ بیہوش تھا۔

سرینگر ۲۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ سردار عطر سنگھ ریونیو کمشنر جموں و کشمیر کو معطل کیا گیا ہے ان کے خلاف چند الزامات کی تحقیقات کے لئے ایک کمشن مقرر ہوا ہے۔ انکی جگہ فیروز چند گورنر جموں ریونیو کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔

نیو یارک ۲۹ جون۔ امریکہ کے محکمہ سی آئی ڈی کے افسران نے دشمن کے آٹھ ایجنٹوں کو گرفتار کیا ہے۔ جو جرمن غوطہ خور کشتیوں کے ذریعہ امریکہ میں بھیجے گئے تھے۔ اس سلسلہ میں سی آئی ڈی کے ایک افسر اعلیٰ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ان اشخاص نے دو جرمن غوطہ خور کشتیوں کے ذریعہ بحر اوقیانوس کو پار کیا۔ یہ کشتیاں مئی کے آخر میں فرانس سے روانہ ہوئی تھیں۔ انہوں نے امریکی ساحل سے پانچ سو میل کے فاصلہ پر سمندر میں ان آدمیوں کو اتار دیا۔ جہاں سے وہ ربڑ کی کشتیوں کے ذریعہ ساحل تک پہونچے۔ ان ایجنٹوں کے پاس دو سال کے لئے کھانے پینے کی اشیاء اور گولہ بارود تھا۔ اس کے علاوہ ان کے پاس خطرناک قسم کے فیوز و ٹائم مقررہ پر پھٹنے والے بم اور چھوٹے چھوٹے کالے رنگ کے بم تھے۔ جو اس طرح سے تیار کئے گئے ہیں کہ سطحی طور پر دیکھنے سے محض کوئلہ کی ڈھیریاں دکھائی دیتے ہیں۔ جرح پر ان ایجنٹوں نے کچھ جنگی کارخانوں۔ آبی گذرگاہوں اور ریلوے کے پلوں کی فہرست پیش کی جنہیں انہوں نے تباہ کرنا تھا۔ سی آئی ڈی کے افسر نے مزید بتایا۔ کہ ان لوگوں کو برلین کے ایک خاص سکول میں کارخانوں اور پلوں کو تباہ کرنے کی اعلیٰ ٹریننگ دی گئی تھی۔ ان ایجنٹوں کے پہلے گروپ کے پاس رشوت اور تنخواہوں کے لئے نوے ہزار ڈالر تھے۔ اور دوسرے گروپ کے پاس ۵۲ ہزار ڈالر۔ ان کے قبضہ سے جو بم برآمد ہوئے وہ غیر معمولی قسم کے تھے۔ یہ سب اشخاص اس سے پہلے امریکہ میں رہ چکے ہیں۔

بنگلور ۲۸ جون۔ ڈیوک آف گلوسٹر آج کولمبو سے اس جگہ وارد ہوئے۔ آپ مہاراجہ میسور سے ملاقات کریں گے

امرتسر ۲۸ جون۔ ہندو مہاسبھا کی اگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت کیپٹن کشب چندر ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ برما سے آنے والے مصیبت زدگان کی ہر ممکن امداد کی جائے۔ اور قرار پایا کہ ریلوے سٹیشن پہ ایک امدادی کیمپ کھولا جائے

دہلی ۲۷ جون حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اگر مالکان اخبارات ہر مہینہ کی ۱۵ تاریخ تک ایک مقررہ فارم پر یہ معلومات پیش نہ کریں گے کہ اس مہینہ میں کتنا

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔